

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

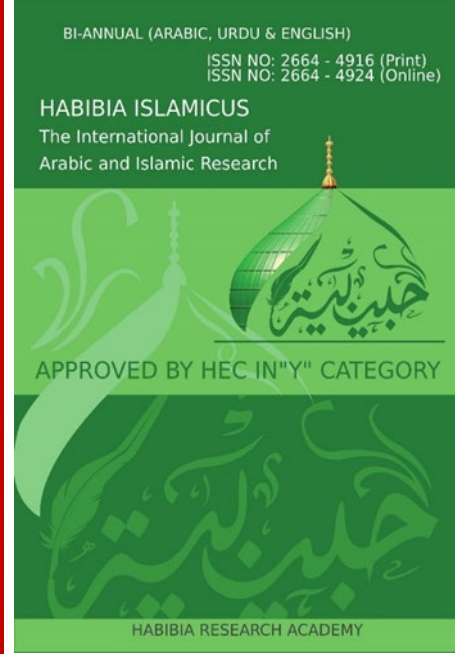
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH A STUDY OF "AL ZUHAD" OF AHMAD BIN HANBAL

کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزهد" کا خصوصی مطالعہ

AUTHORS:

- 1- Muhammad Qasim, Ph.D. Scholar UET Lahore, Lecturer International Islamic University Islamabad, Email: hqasimhafeez@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0003-0744-3069>
- 2- Prof. Dr. Hafiz Mohammad Israel Farooqi Former Professor, Department of Islamic Studies, UET, Lahore, Email: israelfarooqi@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-7816-6823>

How to Cite: Qasim, Muhammad, and Hafiz Mohammad Israel Farooqi. 2021. "TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH A STUDY OF 'AL ZUHAD' OF AHMAD BIN HANBAL: کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزهد" کا خصوصی مطالعہ". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 5 (3):161-76.

<https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u11>

URL: <http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/238>

Vol. 5, No.3 || July –September 2021 || P. 161-176

Published online: 2021-09-30

QR. Code



TEACHINGS OF TORAH QUOTED IN AHADITH: A STUDY OF "AL ZUHAD" BY AHMAD BIN HANBAL

کتب احادیث میں تعلیمات توراۃ کا بیان احمد بن حنبل کی "الزهد" کا خصوصی مطالعہ

Muhammad Qasim, Hafiz Mohammad Israel Farooqi,

ABSTRACT:

In the books of Ahadith, we can find many quotations from Torah. These quotations are very interesting for a student of religious studies. This article is a study of Such Ahadith from the book "Al Zuhad", compiled by Ahmad bin Hanbal.¹ This study throws light on different aspects of the Muslim studying the teachings of other religions. It creates a curiosity to find out the methodology adopted by Muslims to study the scriptures of other religions. In this article, after collecting the Ahadith from the book, the authenticity of those traditions has been discussed in light of the principles of the field. After that, it is discussed that either the quoted teachings are present in the contemporary Torah or not and if present, how much similar they are to the teachings quoted in Ahadith. This is a descriptive and analytical study. By this comparison, we will come to know how Torah was studied in that age and to what extent the method was authentic and reliable which was adopted to convey the findings of Torah's study.

KEYWORDS: Quotations, Torah, Religious Study, Authenticity, Method

حدیث اسلام کے دو بنیادی مصادر میں شامل ہے حضور ﷺ کی حیات مبارکہ سے ہی آپ کی احادیث کو لکھنے کا کام شروع ہو گیا تھا۔ صحابہ و تابعین نے حدیث کے مجموعے تیار کیے اور پھر جمع و تدوین کے دور میں بڑی کثرت کے ساتھ احادیث کے بنیادی مصادر کو تیار کیا گیا۔ ابتداء میں صرف پیغمبر ﷺ سے متعلق باتوں کو بیان کیا جاتا اور لکھا جاتا تھا لیکن بعد میں صحابہ و تابعین کے اقوال و اعمال کو بھی کتابوں کا حصہ بنایا گیا۔ کتب احادیث میں جہاں اسلام کی دی گئی تعلیمات کا بیان ہے وہاں سابقہ شریعتوں کے احکام اور سابقہ قوموں کے واقعات کو بھی مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ احادیث جن میں سابقہ قوموں کے حوالے سے معلومات ملتی ہیں ان میں بہت زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں توراۃ کے حوالے سے کوئی بات بیان ہوئی ہے۔ ایسی روایات میں پیغمبر ﷺ کے ارشادات بھی ہیں اور آپ کے ساتھ ہونے والی گفتگو میں یہودیوں کی بیان کردہ باتیں بھی۔ اسی طرح صحابہ کرام اور تابعین نے بھی سابقہ کتب کی تعلیمات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے اس معاملے میں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کے دیگر مذاہب کی تعلیمات کو جاننے کے طریقہ کار اور مقاصد کو سمجھ اور اسی طرح اس بات کو سمجھنا بھی ضروری ہے کہ صحابہ و تابعین نے ان تعلیمات کو کن مقاصد کے لیے بیان کیا ہے۔ دوسری طرف ایک غیر مسلم یا علم حدیث کی ثقافت کے حوالے سے تحفظات رکھنے والے محقق کے لیے اس میں دلچسپی کا امر یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کی تحقیق کرے کہ نبی ﷺ اور صحابہ و تابعین کے توراۃ کے حوالے سے بیان کس حد تک مستند ہیں؟ اور ان کی بیان کردہ باتوں کو کتنے مستند طریقے سے ہم تک پہنچایا گیا ہے؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تو علم حدیث کی رو سے ان روایات کی استنادی حیثیت کی تحقیق کی جائے اور ان بیان کردہ تعلیمات کا موجودہ توراۃ سے موازنہ کیا جائے۔ ایسی احادیث جن میں توراۃ کی کسی بات کا حوالہ دیا گیا ہے امام احمد بن حنبل کی کتاب "الزهد" میں بھی نقل کی گئی ہیں انہیں احادیث کا مطالعہ اس مختصر مقالہ میں کیا گیا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ: اہل کتاب اور مسلمانوں کے دینی ادب کے موازنہ کے حوالے سے جو سابقہ تحقیقات زیادہ تر قرآن کو موضوع سخن بناتی ہیں۔ قرآن کے حوالے سے بھی جو کام ہوا ہے وہ خاص توراۃ کو مد نظر رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ عمومی نوعیت کا ہے جس میں کہیں مکمل بائبل کے ساتھ موازنہ

ہے یاں عمومی طور پر یہودی مذہب کو قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ فضل الہی اصغر نے اپنی کتاب "بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں" میں ان باتوں کا تذکرہ ہے جو بائبل اور قرآن میں مشترک ہیں^۲ اسی طرح عبدالرشید قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ" میں زبور کے مضامین کا قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ کیا ہے۔^۳ اسی طرح ایاز خان نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں" میں اناجیل اربعہ کے چنیدہ مضامین کا قرآن کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے^۴ اعجاز نقوی نے قرآن پاک اور پاک بائبل کے مضامین کا موازنہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور دونوں کی مشترکہ اور اختلافی تعلیمات کو اجاگر کیا ہے۔^۵ محمد علی حسن نے قرآن پاک کی ان باتوں کو موضوع تحقیق بنایا ہے جن میں قرآن پاک نے بائبل کے مضامین کے برعکس حقائق بیان کیے ہیں۔^۶ خصوصی طور پر تورات کے حوالے سے اگر کوئی تحقیقی کام ہوا بھی ہے تو ایک تو وہ جزوی ہے یعنی مکمل توراۃ کے حوالے سے نہیں ہے دوسرا وہ خاص احادیث کے حوالے سے نہیں بلکہ عمومی نوعیت کا ہے۔ مزید یہ کہ وہ توراۃ کی قرآن وحدیث میں بیان کردہ باتوں کی تحقیق نہیں بلکہ توراۃ کی بیان کردہ باتوں کا عمومی تجزیہ ہے قرآن کی روشنی میں۔ کچھ محققین نے خصوصی طور پر توراۃ کو بھی موضوع تحقیق بنایا ہے لیکن وہ مکمل توراۃ کی بجائے جزوی کام ہے جیسا کہ صدیق شاکر نے اپنے مقالہ میں توراۃ کی کتاب احبار کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے۔^۷ اسی طرح آصف ہزاروی صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں توراۃ کی پہلی کتاب کے قرآن کے مضامین کے ساتھ موازنہ کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے^۸ یہ تمام تحقیقی مقالہ جات اور کتب قرآن کے حوالے سے لکھے گئے ہیں احادیث کے ساتھ موازنہ و مقارنہ کے حوالے سے بھی اگرچہ کام ہوا ہے لیکن وہ بہت تھوڑا ہے جیسا کہ محمد حسین میمن نے اپنی کتاب میں صحیح بخاری اور بائبل کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔^۹

درج بالا جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ اہل کتاب کی دینی کتب پر کافی تحقیق کام ہوا ہے جس میں تقابلی نوعیت کا کام بھی شامل ہے لیکن اکثر تحقیق میں موازنہ قرآن کے ساتھ کیا گیا ہے احادیث کے ساتھ نہیں۔ دوسری بات یہ کہ خاص توراۃ کے حوالے سے تحقیق نہیں ہوئی عمومی طور پر بائبل پر بحث ہوئی ہے۔ جو کتب خاص توراۃ کے حوالے سے ہیں وہ مکمل توراۃ کی بجائے اس کی کسی ایک کتاب کا احاطہ کرتی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ بائبل یا اس کے کسی حصے کی تعلیمات کا تقابل کیا گیا ہے قرآن یا حدیث کے ساتھ یا ان کی تعلیمات کا جائزہ قرآن یا کتب احادیث کی روشنی میں لیا گیا ہے لیکن بائبل یا اس کے کسی ایک حصے کی وہ باتیں اور تعلیمات جن کو قرآن اور احادیث میں ان کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے ان کی تحقیق پر کوئی کام ابھی تک سامنے نہیں آیا۔ لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ خاص طور پر احادیث کی کتابوں میں جہاں کہیں توراۃ یا بائبل کی کسی کتاب سے اقتباس دیا گیا ہے اس کی تحقیق کی جائے اور موجودہ توراۃ کے ساتھ اس کا تقابل کیا جائے۔

تحقیق کے اہداف ومقاصد: اس موضوع پر تحقیق کے درج ذیل اہداف ومقاصد حاصل ہو سکتے ہیں

۱۔ مسلمانوں کے ہاں مطالعہ مذہب کی روایت کی ابتدا اور اس کے تاریخی ارتقا کے بارے میں معلومات کا حصول۔

۲۔ مسلمانوں کے مطالعہ مذہب کے طریقہ کار اور اس کی ثقافت کا تجزیہ۔

۳۔ اسرائیلی روایات کے مصادر کا علم

۴۔ شریعت محمدی ﷺ اور شریعت موسوی کے مشترکات کا اظہار۔

۵۔ سابقہ آسمانی کتب کو بطور تائید پیش کرنے کے حوالے سے صحابہ اور تابعین کے منہج سے آگاہی۔

طریقہ تحقیق: اس مقالہ میں کتاب الزہد کی ان احادیث پر تحقیق کی گئی ہے جن میں توراۃ کے کسی حکم کو بیان کیا گیا ہے۔ البتہ وہ احادیث جن میں عمومی طور پر یہودیت کے حوالے سے کوئی بات یا توراۃ کے حوالے کے بغیر یہودیت کی تاریخ سے متعلقہ کوئی بات بیان کی گئی ہے ان کو شامل تحقیق نہیں کیا گیا۔ طریقہ تحقیق یہ کہ وہ تمام روایات جن میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے ان کو اکٹھا کرنے کے بعد ان کی صحت اور ضعف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ اور ان روایات میں بیان کردہ بات کا موازنہ موجودہ توراۃ سے کیا گیا ہے۔ اس سارے تحقیقی عمل میں بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ تحقیق کو استعمال کیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی مد نظر رہے کہ بعض احادیث میں اور خود یہودیوں کے ہاں بھی توراۃ کا لفظ عہد نامہ قدیم کی تمام کتب کے لئے استعمال ہوا ہے اس لئے احادیث میں بیان کردہ بات اگر اسفار خمسہ میں نہیں ملی تو عہد نامہ قدیم کی باقی کتب میں بھی اس کو تلاش کیا گیا ہے۔

حدیث کے بیانات اور موجودہ توراۃ سے ان کا موازنہ: ذیل میں ترتیب کے ساتھ وہ احادیث بیان کی جاتی ہیں جن میں توراۃ کی کسی بات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ پہلے حدیث نقل کی جائے گی اور اس کی سند پر بحث کی جائے گی جس سے اس کی استنادی حیثیت واضح ہوگی۔ اور پھر اس روایت میں بیان کردہ بات کو موجودہ توراۃ سے بیان کیا جائے گا۔ اگر وہ بات موجودہ توراۃ میں سے مل نہیں سکی تو اس کا اظہار بھی کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 1:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "إِنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبًا: يَا ابْنَ آدَمَ، تَذَكَّرْ بِلِسَانِكَ، وَتَذَكَّرْ بِلِسَانِي، وَتَدْعُو إِلَيَّ، وَتَقْرَأُ مِنِّي، وَأَرْزُقُكَ، وَتَعْبُدُ غَيْرِي" ¹⁰ قتادہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے اے ابن آدم تو زبان سے مجھے یاد کرتا ہے لیکن مجھے بھول جاتا ہے تو میری طرف بلاتا ہے اور خود مجھ سے بھاگتا ہے تجھے رزق میں دیتا ہوں اور تو عبادت دوسروں کی کرتا ہے۔

اس کے رواۃ صحیحین کے رواۃ ہیں اور ثقہ ہیں۔ اس روایت کا پہلا حصہ عہد نامہ قدیم میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے "یہ امت اپنے منہ سے میری طرف نزدیک آتی ہے اور اپنے ہونٹوں سے میری توقیر کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے" ¹¹ اسی طرح کا مضمون عہد نامہ قدیم کی کتاب مزامیر میں بھی ہے ¹² اس روایت کا دوسرا حصہ بھی توراۃ کے مطالعہ سے ہمارے سامنے آتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے بارے میں توراۃ کی کتاب تثیئہ میں لکھا ہے "لیعتوب نے کھایا اور سیر ہوا۔ یثرون شیم ہوا اور لاتیں مارنے لگا۔ شیم اور لیم اور جسیم ہوا۔ اپنے خالق خدا کو چھوڑ دیا۔ اور اپنی نجات کی چٹان کو حقیر جانا۔ اجنبی معبودوں سے اسے غیرت دلائی۔" ¹³ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرنے کے باوجود خالق کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ شرک کا ارتکاب کیا۔ اس روایت میں توراۃ کے حوالے سے دو باتیں بیان کی گئی ہیں اور وہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم کی کتب میں موجود ہیں اگرچہ ان کے الفاظ مختلف ہیں البتہ مفہوم وہی ہے۔

حدیث نمبر 2:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْعَلَاظِيُّ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ مِنْ قَيْسٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ، اشْكُرْ لِمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ¹⁴ حکمت میں لکھا ہے جو آپ پر احسان کرے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو قدر دانی کرے اس پر احسان کرو اس کی سند صحیح ہے۔ اس میں کتب حکمت کا لفظ ہے جبکہ المجالستہ کی ایک روایت میں یہی روایت توراۃ کے حوالہ سے مذکور ہے "حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نَاِبِرَ اِهِيْمُ الْحَزَنِيُّ، نَاِ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبًا: اشْكُرْ لِمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ، وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ" ¹⁵

اس کے رواۃ بھی ثقہ ہیں۔ اس روایت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ جو آپ کے ساتھ نیکی کرے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور دوسری بات یہ کہ جو آپ کی نیکی کو قدر کی نگاہ سے دیکھے اس کے ساتھ احسان کرنا چاہیے۔ احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے والی بات توراۃ میں اس پیرائے میں موجود ہے کہ بنی اسرائیل کو مصر کے لوگوں سے اس بنیاد پر حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ بنی اسرائیل وہاں ان کے ہاں مقیم رہے جیسا کہ درج ذیل عبارت؛ "تو کسی مصری سے نفرت نہ کرنا کیونکہ تو اس کے ملک میں مسافر رہا" ¹⁶ عہد نامہ قدیم کی ایک دوسری کتاب میں یہ حکم درج ہے کہ جو تمہاری ضمانت دے اس کے احسان کو فراموش نہ کر کیونکہ مشکل وقت میں ضمانت دینے والا بھی نعمت دینے والے کی طرح ہے اس حکم کے الفاظ یوں ہیں "ضامن کی مہربانی فراموش نہ کر کیونکہ اس نے تیری خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھی۔" ¹⁷

اس روایت کا دوسرا حصہ جس میں ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہے جو قدر دانی کرنے والا ہو یہ بات کچھ اس انداز میں بیان ہوئی ہے "اگر تو نیکی کرتا ہے تو معلوم کر کہ کس کے ساتھ کرتا ہے تو تیری نیکی پسندیدہ ہوگی۔ راستکار کے ساتھ نیکی کر تو تجھے اجر ملے گا اگر اس کی طرف سے نہیں تو ضرور حق تعالیٰ کی طرف سے" ¹⁸ مزید یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "مغرور آدمی کو کچھ نہ دے اس کے ہاتھ میں جنگ کے ہتھیار نہ دے ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں تیرے خلاف استعمال کرے" ¹⁹

اس روایت میں بیان کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس روایت کی ایک سند سے توراۃ کے الفاظ منقول ہیں جبکہ دوسری سند میں کتب حکمت کے الفاظ ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں یہ باہم مترادف الفاظ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ اور کتب حکمت کو بھی توراۃ کہ دیا جاتا تھا۔ مزید یہ کہ اس روایت میں بیان کردہ باتیں یشوع بن سیراخ کی کتاب میں موجود ہیں جو کہ کھولک بائبل کا حصہ ہے پروٹسٹنٹ بائبل کا نہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں بائبل کے جو نسخے مستعمل تھے وہ کھولک بائبل کے زیادہ قریب تھے۔

حدیث نمبر 3: - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا غَوْثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُتَيْبٍ قَالَ: "إِنِّي وَجَدْتُ فِي التَّوْرَةِ أَرْبَعَةَ أَسْطُرٍ مُتَوَالِيَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ: مَنْ قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَظَنَّ أَنَّ لَنْ يُغْفَرَ لَهُ، فَهُوَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ، وَمَنْ شَكَأ مُصِيبَتَهُ فَإِنَّمَا شَكَارَةٌ، وَالثَّالِثُ: مَنْ حَزَنَ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ غَيْرَهُ فَقَدْ سَخَطَ قَضَاءَ رَبِّهِ، الرَّابِعُ: مَنْ تَضَعَّضَ لَغَنِيٍّ ذَهَبَ ثُلُثًا دِينُهُ" ²⁰ وھب بن منہ فرماتے ہیں میں نے توراۃ میں چار متواتر سطوریں دیکھیں ایک یہ کہ جو اللہ عزوجل کی کتاب پڑھنے کے بعد بھی یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے تو وہ اللہ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہے اور جو مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ گویا اللہ کی شکایت کرتا ہے اور تیسری یہ کہ جو دوسروں کی نعمتوں پر رنجیدہ ہوتا ہے وہ اللہ کی تقسیم پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے اور چوتھی بات یہ کہ جو کسی مالدار کے سامنے عاجزی کرتا ہے اس کا دو تہائی دین چلا جاتا ہے

یہ سند عبد اللہ بن صفوان کی وجہ سے ضعیف ہے ²¹ لیکن یہ روایت حلیۃ الاولیاء میں درج ذیل سند سے بھی مروی ہے "حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ ²²، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَوْفِيُّ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ²³، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُتَيْبٍ ²⁴ يَذْكُرُ

یہ شعب الایمان میں بھی صحیح سند سے مروی ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَافِطُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَالِثٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الْجُرَشِيُّ²⁵، نَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ²⁶ يَسْأَلُ سَمْعَةَ

یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ الزحد میں ہی فرق سے بھی منقول ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا لیکن اس میں وہ صرف تین چیزیں بیان کرتے ہیں ”حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ فَرْقَدَ السِّنْجِيَّ²⁷ يَقُولُ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ: مَنْ أَصْبَحَ حَزِينًا عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاحِطًا عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ جَالَسَ غَنِيًّا فَتَضَعَّضَ لَهُ ذَهَبَ ثَلَاثًا دِينَارًا، وَمَنْ أَصَابَهُ مُصِيبَةٌ فَشَكَاهَا لِلنَّاسِ فَأَيُّهَا يَشْكُورُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ“²⁸

فرقہ بن یعقوب کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے احمد بن حنبل اور دارقطنی نے ضعیف اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے²⁹ لیکن یہ بات چونکہ ان کا ذاتی مطالعہ ہے کسی سے روایت نہیں کی گئی اس لئے مقبول ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس روایت میں بیان کردہ چیزیں موجودہ عہد نامہ قدیم سے نہیں مل سکیں۔

حدیث نمبر 4: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا غَوْثُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ بْنِ كَلْبٍ، مِنْ الْأَنْبِيَاءِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ وَجَدَ فِي بَعْضِ كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: مَنْ اسْتَعَانَ بِأَمْوَالِ الْفُقَرَاءِ، جَعَلَتْ عَاقِبَتُهُ الْفَقْرَ، وَأَيُّهَا دَارِ بُنَيْتِ بِقُوَّةِ الضُّعْفَاءِ جَعَلَتْ عَاقِبَتُهَا الْخَرَابَ“³⁰ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ انبیاء کی بعض کتب میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو غریبوں کے مال کو لیتا ہے میں اس کا انجام غریبی بنادیتا ہوں اور جو گھر کمزوروں کی قوت استعمال کر کے بنایا جائے میں اس کا انجام خرابی کو بنادیتا ہوں

اس کی سند بھی گزشتہ حدیث والی ہے جس میں عبد اللہ بن صفوان ضعیف ہے یہ روایت حلیۃ الاولیاء میں بھی الفاظ کے معمولی فرق سے مروی ہے جس میں توراۃ کا واضح تذکرہ ہے ”حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُنَادَةَ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ مَعْقِلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ: " قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ: أَيُّهَا دَارِ بُنَيْتِ بِقُوَّةِ الضُّعْفَاءِ جَعَلَتْ عَاقِبَتُهَا الْخَرَابَ، وَأَيُّهَا مَالٍ جُمِعَ مِنْ غَيْرِ حِلٍّ جَعَلَتْ عَاقِبَتُهُ الْفَقْرَ“³¹

اس کی سند سابقہ حدیث والی ہے۔ اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جو کسی کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے مفت مزدوری کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو تباہ کر دیتے ہیں اور جو حرام مال جمع کرتا ہے اس کا مقدار مال کی تباہی اور فقیری ہوتی ہے یہ مضمون ار میاء کی کتاب میں اس طرح بیان ہوا ہے ”واویلا اس پر جو اپنے گھر کو بے انصافی سے اور اپنے بالا خانے کو بغیر راستی کے بناتا ہے اور اپنے ہمسائے سے بلا اجرت خدمت کرواتا ہے اور اس کے کام کی مزدوری اسے نہیں دیتا۔“³² اس طرح اس روایت میں بیان کردہ دوسری بات عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب میں موجود ہے۔ ”شریر کا حصہ خدا کے نزدیک یہی ہے اور ظالم کا جزا بھی جو وہ قادر مطلق سے پائے گا اگر اس کے بچے بہت ہیں وہ تلوار کے لئے ہیں اور اس کی اولاد روٹی سے سیر نہ ہوگی۔۔۔۔۔ اگر وہ مٹی کی طرح چاندی کا ڈھیر لگائے اور گارے کی طرح کپڑے تیار کرے۔ وہ بے شک تیار کرے مگر صادق اسے پہنے گا اور معصوم اس کی چاندی بانٹ لے گا اس نے مکڑی کی طرح اپنا گھر بنایا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے گا اور کچھ نہیں پائے گا دہشتیں اسے سیلاب کی طرح کپڑ لیں گی اور رات کا بگولا اسے لے جائے گا۔“³³ یعنی حرام طریقے سے جمع کیا گیا مال انسان کے کام نہیں آئے گا بلکہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس طرح اس روایت میں نقل کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔ اس روایت کی ایک سند میں کتب انبیاء کا لفظ ہے جبکہ دوسری سند

میں توراۃ کا لفظ کا ہے اس کا مطلب ہے کہ لفظ توراۃ پورے عہد نامہ قدیم کے لئے استعمال ہوتا تھا اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ توراۃ کے حوالے سے نقل کردہ دونوں باتیں عہد نامہ قدیم کی دوسری کتب میں موجود ہیں۔

حدیث نمبر 5:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ، بَنِي، لَيْتُكَنْ كُلُّهُمْ طَيِّبَةً، وَلَيْتُكَنْ وَجْهَكَ بَسِيطًا، تَكُنْ أَحَبَّ إِلَى النَّاسِ مِمَّنْ يُعْطِيهِمُ الْعَطَاءَ وَقَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ، أَوْ فِي التَّوْرَةِ: الرَّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ وَقَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: كَمَا تَزَحْمُونَ تَزَحْمُونَ، وَقَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: أَحَبُّ خَلِيلِكَ، وَخَلِيلُ أَبِيكَ³⁴

عروہ بن زبیر کہتے ہیں حکمت میں لکھا ہے کہ تمہاری بات اچھی ہو اور تیرا چہرہ کشادہ ہو تو لوگوں کے لئے مال دینے والوں سے زیادہ محبوب ہو جائے گا۔ اور حکمت میں یا توراۃ میں لکھا ہے نرمی حکمت کی بنیاد ہے اور توراۃ میں لکھا ہے تم جس طرح رحم کرو گے تم پر رحم کیا جائے گا۔ اور جس طرح کھتی کرو گے اسی طرح کی فصل حاصل کرو گے۔ اور اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست سے محبت کرو۔

اس میں محمد بن خازم ابو معاویہ ضریر اگرچہ ثقہ ہیں لیکن مدلس ہیں اور اعمش کے علاوہ ان کی احادیث کو امام احمد نے مضطرب قرار دیا ہے اور عقیدہ ارجاء کے قائل تھے³⁵ لیکن مصنف ابن ابی شیبہ میں ان کی متابعت عبدہ بن سلیمان اور عبد اللہ بن نمیر نے کی ہے اس میں بھی توراۃ کے حوالے سے ان باتوں کا تذکرہ ہے³⁶ اور امام وکیع نے بھی اپنی کتاب الزہد میں یہی باتیں هشام بن عروہ سے توراۃ کے حوالے سے بیان کی ہیں³⁷ اس روایت کے پہلے حصہ میں بیان کردہ بات الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس طرح بیان ہوئی ہے "بیٹا احسان کے ساتھ ملامت نہ کر اور عطیہ کو درشت گوئی سے برباد نہ کر۔ کیا اوس گرمی کو ٹھنڈا نہیں کرتی؟ ایسے ہی اچھی بات عطیہ سے افضل ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کلام عطیہ سے افضل ہے اور وہ دونوں راستکار آدمی کے پاس ہیں۔"³⁸

توراۃ میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر برکتیں نازل فرماتے ہیں جیسا کہ کتاب تثنیہ کی یہ عبارت "جو مسافر اور یتیم اور بیوہ عورتیں تیرے پھانکوں کے اندر ہیں وہ آئیں اور کھائیں اور سیر ہوں تاکہ تیرا خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھوں کے ان سب کاموں میں جو تو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔"³⁹ یہی مضمون کتاب تثنیہ کے پندرہویں باب کی آیت نمبر دس میں بھی ہے

ایک جگہ اس طرح مذکور ہے کہ جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا وہ مغفرت کا حقدار نہیں "وہ اپنے ہم جنس انسان پر رحم نہیں کرتا تو اپنے گناہوں کی معافی کیونکر مانگتا ہے؟"⁴⁰ انسان جیسا سلوک لوگوں سے کرتا ہے اس سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے اور جس طرح کا بیج بوتا ہے اسے اسی طرح کا پھل نصیب ہوتا ہے اس طرح کا مضمون عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب میں بیان ہوا ہے "جو بدی کا بل چلاتے ہیں اور رنج کا بیج بوتے ہیں وہ اسی کو کاٹتے ہیں۔"⁴¹ اور آخری حصہ کتاب امثال میں مذکور ہے "اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست کو ترک نہ کر۔"⁴²

اس طرح اس روایت میں مذکور تمام باتیں موجودہ عہد نامہ قدیم کی کتب میں الفاظ کے فرق کے ساتھ موجود ہیں سوائے اس بات کے کہ نرمی حکمت کی بنیاد ہے اس مفہوم کی کوئی بات مطالعہ میں نہیں آسکی۔

حدیث نمبر 6:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: لَا تَخْنِ الْخَائِنَ، خِيَانَتُهُ تَكْفِيهِ"⁴³ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے کہ خائن سے خیانت نہ کرو اسکو اس کی خیانت کافی ہے اس کی سند پچھلی روایت والی ہے اس میں بھی مصنف ابن ابی شیبہ میں وکیع نے ابو معاویہ کی متابعت کی ہے اور اس میں توراۃ کا تذکرہ ہے⁴⁴ اس مفہوم کی کوئی بات نہیں ملی۔

حدیث نمبر 7:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ أَنَّ مِنَ الْكِبَرِ، أَنْ يَدْعُو الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلَا يُجِيبُهُ وَيُقْسِمُ بِحَيَاتِهِ فَلَا يَبْزُكُهُ وَيَأْتِيَهُ بِالطَّعَامِ فَيَقُولُ لَيْسَ بِطَيِّبٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى طَعَامٍ فَقَدْ أَذَى شُكْرُهُ⁴⁵ ابن وہب سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ یہ تکبر ہے کہ آدمی کو اس کا بھائی بلائے اور وہ نہ جائے اور وہ اسے زندگی کی قسم دے اور وہ پورا نہ کرے اور وہ اس کے پاس کھانا لائے اور وہ کہے کہ یہ اچھا نہیں ہے اور جس نے کھانا کھا کر اللہ کا تعریف کی اس نے کھانے کا شکر ادا کر دیا۔

اس میں سفیان بن وکیع بن الجراح ہے جس کے کاتب نے اس کی احادیث میں تبدیلی کی اور اس نے اسی طرح بیان کر دیا اس لئے اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے⁴⁶ ابن وہب کے بیٹے کی یہاں تعین نہیں ہے ان کے دونوں بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں اور دونوں کو ابن حجر نے مقبول کہا ہے۔ یہ روایت اسی سند سے حلیۃ الاولیاء میں بھی ہے۔ اس روایت میں بیان کردہ باتیں بھی عہد نامہ قدیم کی کسی کتاب سے نہیں مل سکیں۔

حدیث نمبر 8:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سَيِّدٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: مَنْ كَانَ لَهُ جَارٌ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي فَلَمْ يَنْهَهُهُ فَهُوَ شَرِيكُهُ"⁴⁷ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ اگر کسی کا ہمسایہ گناہ کرے اور وہ اسے منع نہ کرے تو وہ بھی اس کا شریک ہے

اس کی سند صحیح ہے۔ یہ حکم حزقیال نبی کی کتاب میں عمومی پیرائے میں مذکور ہے کہ اگر کوئی برائی کرنے والے کو منع نہیں کرتا تو وہ بھی مجرم ہے لیکن اگر وہ اس کو برائی کی ممانعت سے آگاہ کر دیتا ہے لیکن وہ پھر بھی گناہ پر اصرار کرے تو یہ بتانے والا ذمہ دار نہ ہوگا" پس جب میں نے شریر سے کہا اے شریر آدمی تو ضرور مرے گا۔ اور تو نے اس شریر کو اس کی روش سے آگاہ کرنے کے لئے بات نہ کی تو وہ شریر اپنی بدی کے سبب مر جائے گا۔ مگر میں اس کا خون تیرے ہاتھ سے طلب کروں گا۔ لیکن اگر تو نے شریر کو اس کی روش سے آگاہ کر دیا کہ وہ اس سے توبہ کرے۔ اور اس نے اپنی روش سے توبہ نہ کی تو وہ اپنی بدی کے سبب مر جائے گا۔ لیکن تو نے اپنی جان کو بچا لیا ہے۔"⁴⁸ ہمسائے کے تذکرے کے بغیر یہ حکم موجود ہے کہ اگر کوئی دوسرے کو برائی سے منع نہیں کرتا تو وہ بھی اس کے گناہ کی وجہ سے سزا کا حقدار ہے۔

حدیث نمبر 9:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ⁴⁹، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ الْبَكِّيُّ قَالَ: "بَلَّغْنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: أَوْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِذَا كُرُنِي إِذَا غَضِبْتُ، أَذْكَرُكَ إِذَا غَضِبْتُ، فَلَا أَفْخُفُكَ مَعَ مَنْ أَفْخُفُ، فَإِذَا ظَلَمْتُ فَارْضَ بِنُصْرَتِي لَكَ، فَإِنَّ نُصْرَتِي لَكَ خَيْرٌ مِنْ نُصْرَتِكَ لِنَفْسِكَ"⁵⁰ وہیب مکی کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ توراۃ یا بعض کتب میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم تو غصے میں مجھے یاد رکھ میں تجھے غصے کے وقت یاد رکھوں گا اور میں تجھے نہیں مٹاؤں گا جب دوسروں کو مٹاؤں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ہو تو میری مدد پر راضی ہو کیونکہ وہ تیرے لئے تیری مدد سے بہتر ہے

اس کی سند صحیح ہے۔ اس روایت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ اگر انسان اپنے غصے پر کنٹرول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم فرماتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ظلم کے مقابلے میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین رکھنا چاہئے ان میں سے پہلی بات کچھ اس انداز میں ملتی ہے اپنے ہمسائے کو اس کا ظلم معاف کر پس جب تو دعا کرے گا تو تیرے گناہ بھی مٹائے جائیں گے⁵¹

یعنی جب کسی کے ظلم کرنے کی وجہ سے تمہیں غصہ آئے تو صبر کر تا کہ جب تو گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے غضب میں آکر ہلاک نہ کریں بلکہ تجھے معاف کریں۔ دوسری بات بھی اسی کتاب میں اس طرح درج ہے۔ طاقتور کی ڈھال اور نیزہ کی نسبت وہ تیرے دشمن کے مقابلے میں تیرے لئے بہتر لڑے گا⁵² یعنی انسان کو دوسرے لوگوں کی طاقت کے مقابلے میں اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اپنی طاقت کے مقابلے میں اللہ پر بھروسہ کرنا تو اور زیادہ ضروری ہے۔

حدیث نمبر 10:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزْرِيُّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: "بَلَّغْنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: ابْنُ آدَمَ، حَزَلْتُ يَدَيْكَ أَفْتَحَ لَكَ بَابًا مِنَ الرِّزْقِ، وَأَطْعَنِي فِيمَا أَمَرْتُكَ، فَمَا أَغْلَبَنِي بِمَا يُصْلِحُكَ"⁵³
ولید کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم اپنے ہاتھ کو حرکت دے میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول دوں گا اور میرے حکموں کی اطاعت کر مجھ سے بڑھ کر تیری مصلحت کو جانتا ہے

اس میں ولید بن عمرو بن ساج ضعیف ہے⁵⁴ یہی روایت اور سابقہ روایت طبرانی کی مکارم الاخلاق میں وہب بن منہ سے بھی مروی ہے⁵⁵ اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں سوائے ضحاک بن زید الاھوازی کے جو سندوں کو بدل دیا کرتے تھے اسلئے ان سے احتیاج نہیں کیا جاتا⁵⁶ اس روایت میں بھی دو باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ انسان کو حکم ہے کہ تم محنت کرو میں تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دوں گا اور دوسری بات یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرتے ہیں جو اس کے لئے بہتر ہو کیونکہ وہ انسان کی مصلحت کو بہتر جانے والا ہے۔ محنت کی وجہ سے رزق میں اضافہ ہونے کی بات کتاب امثال میں اس طرح مذکور ہے "جو اپنی زمین پر کاشتکاری کرتا ہے وہ روٹی سے سیر ہو گا پر جو کابلوں کی تقلید کرتا ہے وہ خالی رہے گا۔"⁵⁷ اسی طرح کتاب امثال میں ہی ایک دوسری جگہ محنت کو رزق کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ "انسان اپنے منہ کے پھل کے ذریعے سے سیر ہو گا اور آدمی کے ہاتھوں کے کام کا بدلہ اسے دیا جائے گا۔"⁵⁸ درج بالا نصوص میں تو محنت کرنے کو رزق میں اضافے کا سبب بیان کیا گیا ہے لیکن اس مضمون کو ایک اور انداز میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو محنت نہیں کرتا اس کا انجام رزق میں کمی ہو گا۔ "سستی نیند میں غرق کرتی ہے اور کابل آدمی بھوکا رہے گا۔"⁵⁹ اس روایت میں بیان کردہ دوسری بات کہ اطاعت خداوندی سے انسان کو خدا کی مصلحت حاصل ہوتی ہے درج ذیل انداز میں بیان ہوئی ہے۔ "اپنے ذخیرے کو حق تعالیٰ کے حکموں کے مطابق استعمال کر تو وہ سونے سے زیادہ تجھے نفع دے گا۔"⁶⁰ خداوند کی فرمانبرداری بڑی عزت ہے اور ایام کی درازی اس سے حاصل ہوتی ہے۔"⁶¹ پس میرے قوانین اور قضاؤں پر عمل کرو تو تم زمین پر امن سے رہو گے اور زمین تمہیں اپنا پھل دے گی اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔"⁶² ان تینوں نصوص میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو اطاعت خداوندی کا التزام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رحمتوں اور برکتوں سے نوازتے ہیں۔ اس طرح اس روایت میں بیان کردہ دونوں باتیں موجودہ عہد نامہ قدیم میں موجود ہیں۔

حدیث نمبر 11:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، يُحَدِّثُ عَنْ خَالِدِ الرَّبِيعِيِّ، قَالَ فِي التَّوْرَةِ أَوْ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: «السَّمَاءُ تَبْكِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً بَكَاءَ حَزِينٍ»⁶³ خالد الربيعی کہتے ہیں کہ توراۃ یا بعض کتب میں ہے کہ آسمان عمر بن عبد العزیز کے غم میں چالیس سال تک روتا رہا

اس میں خالد بن باب الربیع ضعیف ہے⁶⁴ ہشام بن حسان مدلس اور ارسال کرنے والا ہے⁶⁵ عمر کی تعیین نہیں ہو سکی ابن معین کے اساتذہ میں ابو حفص عمر بن عبد الرحمن بن قیس اور عمر بن عبید الطنفسی دونوں ثقہ ہیں۔ یہ روایت حلیۃ الاولیاء میں بھی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ بْنُ جَبَلَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ خَالِدِ الرَّبِيعِيِّ

یہ سند ہشام تک صحیح ہے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ اس روایت میں بیان کردہ بات عہد نامہ قدیم کی کسی کتاب سے نہیں مل سکی حدیث نمبر 12:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ^{7۰}، عَنْ بَيَانٍ^{7۱} قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبًا: «ابْنُ آدَمَ كَسِرَةٌ تُكْفِيكَ، وَخِرْقَةٌ تُؤَارِيكَ، وَخُجْرٌ يُؤْوِيكَ» اے ابن آدم روٹی کا ایک ٹکڑا تجھے کافی ہے اور ایک کپڑا جو تجھے ڈھانپ لے اور ایک سوراخ جہاں توراہ سکے اس میں بیان بن حکم مجہول ہے⁷⁰ باقی رواۃ ثقہ ہیں۔ درج بالا بات ان الفاظ میں موجود ہے "زندگی کے لئے ضروری چیزیں پانی اور روٹی اور لباس ہیں۔ اور شائستہ پردگی کے لئے مکان بھی۔"⁷¹ یعنی اس روایت میں بیان کردہ باتیں انہیں الفاظ کے ساتھ آج بھی عہد نامہ قدیم کی کتاب یشوع بن سیراخ میں موجود ہیں۔

نتائج وحاصلات: مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج تحقیق سامنے آتے ہیں

مسلمانوں کے ہاں لفظ توراۃ کا استعمال: درج بالا بحث سے پتہ چلا کہ کتاب الزہد میں 12 احادیث ہیں جن میں توراۃ کے حوالے سے کوئی بات بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے 4 احادیث میں توراۃ کی بجائے حکمت کا لفظ ہے یعنی یہ بیان ہوا ہے کہ یہ بات کتب حکمت میں لکھی ہوئی ہے لیکن ان احادیث کے دوسرے طرق میں جن کا حوالہ دے دیا گیا ہے توراۃ کا لفظ ذکر ہوا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں توراۃ اور کتب حکمت باہم مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے تھے اسی لیے تو ایک راوی توراۃ کے لفظ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا کتب حکمت کے لفظ کے ساتھ۔ اسی طرح کچھ روایات کی ایک سند میں کتب انبیاء کا لفظ اور دوسری سند میں توراۃ کا لفظ ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں لفظ بھی مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

2- کچھ احادیث ایسی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ یہ بات توراۃ یا انبیاء کی کتب میں لکھی ہوئی ہے۔ اور پھر یہ بیان کردہ باتیں عہد نامہ قدیم کی دیگر کتب سے ملی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتداء میں مسلمانوں کے ہاں پورے یہودی مذہبی ادب کے لئے توراۃ کا لفظ استعمال کر لیا جاتا تھا۔ مسلمانوں کے ہاں اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کی روایت: ان 12 احادیث میں سے 9 سند کے اعتبار سے قابل قبول ہیں جبکہ تین ضعیف سند سے بیان ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ محدثین نے شرعی احکام کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ مطالعہ ادیان سے متعلق روایات پر بھی خصوصی توجہ کا ہتمام کیا ہے۔ ان 12 میں سے 9 احادیث ایسی ہیں جن کو امام احمد بن حنبل کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں دیگر راویوں سے بیان کیا ہے کچھ کو بیان کرنے والے راوی دو سے بھی زیادہ ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں پہلی صدی سے ہی اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کا رواج ہو گیا تھا۔ اور بہت سارے لوگ اس روایت کا حصہ تھے۔

ان احادیث میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے تین طرح کے الفاظ ہمیں ملتے ہیں کچھ روایات میں تو یہ الفاظ ہیں "قرأت فی التوراة" جس کا مطلب ہے کہ توراۃ کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ہے۔ کچھ روایات میں "مکتوب فی التوراة" کے الفاظ ہیں جزم کے ساتھ اس بات کو بیان کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ راوی نے خود یہ بات توراۃ میں پڑھی ہے۔ تیسری طرح کی روایات وہ ہیں جن میں "بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبًا" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان ہوئے ہیں یہ دراصل اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ راوی نے یہ بات خود توراۃ میں نہیں پڑھی بلکہ کسی ایسے شخص سے سنی ہے جو اس کے نزدیک معتبر ہے۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر ان کو کسی یہودی یا عیسائی سے حاصل ہوئی جس کا اس نے حوالہ دینا ضروری نہیں سمجھا

کیونکہ عمومی رویہ حدیث کے راویوں کا یہ رہا ہے کہ وہ جس سے روایت کرتے ہیں اس کا تذکرہ کرتے ہیں یعنی توراۃ کے بارے میں مسلمانوں کی معلومات کا ایک مصدر ان کے ساتھ رہنے والے اہل کتاب بھی تھے۔

عہد نامہ قدیم کے مستعمل نسخے: ان روایت میں جو باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی باتیں عہد نامہ عتیق کی کتاب یسوع بن سیراخ سے ملی ہیں۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ عہد نامہ قدیم کی یہ کتاب پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی بائبل میں شامل نہیں وہ اس کو مستند نہیں سمجھتے جبکہ کیتھولک عیسائیوں کی بائبل میں یہ کتاب الہامی کتاب کی حیثیت سے موجود ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس عہد نامہ قدیم کے جو نسخے مستعمل تھے وہ کیتھولک بائبل کے قریب تر تھے۔

مسلم مطالعہ توراۃ کی تحقیقی حیثیت: ان احادیث میں کل 26 باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں جن میں سے 16 باتیں کسی نہ کسی شکل میں موجودہ توراۃ میں موجود ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں توراۃ کے مطالعہ کی روایت کافی بہتر تھی اور اس کو آگے منتقل کرنے کا انداز بھی مستند ہے۔

جو سولہ باتیں عہد نامہ قدیم سے ملی ہیں ان میں سے چودہ باتیں ان احادیث میں بیان ہوئی ہیں جو سند کے اعتبار سے مقبول ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی کسی روایت کی سند بہتر ہے اتنا ہی اس میں منقول باتوں کے عہد نامہ قدیم سے ملنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اس سے علم حدیث کی ثقاہت کا علم ہوتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے ان روایات کی ثقاہت کی خارجی شہادت بھی ہے۔

مصادر و مراجع:

- کلام مقدس (پاکستان بائبل سوسائٹی: لاہور، 2011)
- احمد بن حنبل، الزهد (دار الکتب العلمیہ: بیروت، لبنان، 1999)
- الدینوری، احمد بن مروان، المجالسۃ وجواهر العلم (دار ابن حزم: بیروت، 1419ھ)
- ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان (دار البشائر الاسلامیہ، 2002)
- اصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء (دار السعادة: مصر، 1974)
- اللبیہی، ابو بکر احمد بن حسین، شعب الایمان (مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع: الریاض، 2003)
- الذہبی، شمس الدین احمد بن محمد، تاریخ الإسلام (دار لغرب الاسلامی، 2003)
- ابو بکر بن ابی شیبہ، المصنف فی الأحادیث والآثار (مکتبۃ الرشید، الریاض، 1409ھ)
- وکیع بن الجراح، الزهد لوکیع (مکتبۃ الدار، المدینۃ المنورۃ، 1984)
- الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، (موسسۃ الرسالۃ: 1985)
- طبرانی، سلیمان بن أحمد، معکرم الأخلاق (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1989)
- أبو الفداء زین الدین قاسم بن قُطُوبغا، الثقافات ممن لم یقع فی الكتب الستة (مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیة: صنعاء، الیمن)
- العسقلانی، أبو الفضل أحمد بن علی، طبقات المدلسین تعریف اهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس (مکتبۃ المنار: عمان، 1983)

- فضل الہی اصغر، بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں (مکتبہ دارالخلد: لاہور، 2011)
- ادری، عبدالرشید، زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ (پی ایچ ڈی مقالہ: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۰ء)
- خان، محمد ایاز، انا جیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں (پی ایچ ڈی مقالہ: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۰۰ء)
- محمد صدیق شاکر، سفر الاحبار کا تحقیقی مطالعہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں (جامعہ پنجاب، ۱۹۹۶ء)
- محمد آصف ہزاروی، توراۃ کی کتاب پیدائش کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ
- میمن، محمد حسین، صحیح بخاری اور بائبل ایک تقابلی جائزہ (ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن: کراچی، 2016)
- Ejaz Naqvi, **The Quran With or Against the Bible?** (I Univers: Bloomington, 2012)
- Muhammad Ali Hassan, **The disagreement of the Quran with the Hebrew Bible** (Dar Al- kotob Al-Ilmiyah: Beirut 2004)

حوالہ جات:

- 1 He is a very prominent scholar of Hadith and Islamic Jurisprudence. He wrote many books and died in 855 AD in Baghdad.
- 2 فضل الہی اصغر، بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں (مکتبہ دارالخلد: لاہور، 2011)
- Fazl Elahi Asghar, Bible or Quran ki mushtarka bataien (Muktab Darul Khalid: Lahore, 2011)
- 3 قادری، عبدالرشید، زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ (پی ایچ ڈی مقالہ: جامعہ پنجاب، ۲۰۰۰ء)
- Qadir, Abdur Rasheed, Zaboar ka tahqeeqi jaiza or Quran kai mutaliq Muzoaat sai mawazina (p.h.d maqala: jama punjab, 2000)
- 4 خان، محمد ایاز، انا جیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں (پی ایچ ڈی مقالہ: بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۰۰ء)
- Khan Muhammad Ayaz, Ana jil Arbaaa kai aham mazameen ka tahqeeqi jaiza Quran Hakeem ki roshni mai (p.h.d Maqala: Bahauddin Zakarya University 2000)
- 5 Ejaz Naqvi ,**The Quran With or Against the Bible?** (I Univers:Bloomington, 2012)
- 6 Muhammad Ali Hassan ,**The disagreement of the Quran with the Hebrew Bible** (Dar Al- kotob Al-Ilmiyah: Beirut 2004)
- 7 شاکر محمد صدیق، سفر الاحبار کا تحقیقی مطالعہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں (جامعہ پنجاب، ۱۹۹۶ء)
- Shakir Muhammad Siddique, Safar Al Ahbar ka Tahqeeqi Mutahla Islami Taleemat ki roshni mai (jama Punjab 1996)
- 8 ہزاروی محمد آصف، توراۃ کی کتاب پیدائش کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ
- Hazaravi Muhammad Asif, Towrat ki Kitab Pidaeshi ka Quran ki Roshni Min Naqidana Jaeza
- 9 میمن، محمد حسین، صحیح بخاری اور بائبل ایک تقابلی جائزہ (ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن: کراچی، 2016)
- Memon, Muhammad Hussain, Sahih Bukhari or Bible ek Taqabli Jaiza (Idara Tahafuz Hadith Foundation: Karachi, 2016)
- 10 احمد بن حنبل، الزهد (دارالکتب العلمیہ: بیروت، لبنان، 1999) ص 88
- Ahmad Ibn Hanbal, Al-Zhud (Dar al-Kitab al-Ilamiya: Beirut, Liban, 1999), p. 88
- 11 اشعیا 29:13
- Isaia 29:13

- 38-36:78 مزامیر
- Mazamir 78: 36-38
- 13 تشنید شرح 32:15-16
- Tasneeya Sharah 32: 15-16
- 14 احمد بن حنبل، الزهد (دارالکتب العلمیۃ: بیروت، لبنان، 1999)، ص 298
- Ahmad Ibn Hanbal, Al-Zhud (Dar al-Kitab al-Ilamiya: Beirut: Liban, 1999), p. 298
- 15 الدینوری، احمد بن مروان، المجالستہ وجواهر العلم (دار ابن حزم: بیروت، 1419ھ) ج 4، ص 337
- Al Dinwari, Ahamd Bin Marwaan, Al Majalis Wajwahar Alilam (dar Abni e Hazam: Baerout, 1419) vol 4, P:337
- 16 تشنید 7:23
- Tasneeya 7:23
- 17 یثوع بن سیراغ 19:29
- Yashu Bin Siragh 19:29
- 18 یثوع بن سیراغ 12:1-2
- Yashu Bin Siragh 2-1:12
- 19 یثوع بن سیراغ 12:6
- Yashu Bin Siragh 6:12
- 20 احمد بن حنبل، الزهد (دارالکتب العلمیۃ: بیروت، لبنان، 1999)، ص 71
- Ahmad Ibn Hanbal, Al-Zhud (Dar al-Kitab al-Ulamiyyah: Beirut, Liban, 1999), p. 71
- 21 ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان (دائر البشائر الاسلامی: 2002) ج 4، ص 503
- Ibn Hajar, Ahmad bin Ali, Lasan al-Mizan (Dayr al-Bashair al-Islami: 2002) vol. 4 p. 503
- عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني، أبو محمد 22
- Abd Allah ibn Ahmad ibn Ishaq ibn Musa ibn Mihran al-Asbahani, Abu Muhammad
- إسماعيل بن عبد الكريم بن معقل بن منبه 23
- Ismail bin Abd al-Kareem bin Muaqal bin Manbah
- 24 اصبهاني، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء (دار السعادة: مصر، 1974) ج 4، ص 38
- Asbahani, Abu Na'im Ahmad bin Abdullah, Haliya Awaliya wa Taqabat al-Asfia (Dar al-Saada: Egypt, 1974) vol. 4, p. 38
- 25 محمد بن عمرو بن النضر، أبو علي الحرشي النيسابوري
- Muhammad bin Amr bin al-Nazar, Abu Ali al-Harashi al-Nisaburi
- 26 البیهقی، ابو بکر احمد بن حسین، شعب الایمان (مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع: الرياض، 2003) ج 12، ص 373
- Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Hussain, Sha'ab al-Iman (Muktabat al-Rashid lishunz o waltawzieh: Riyadh, 2003) vol. 12, p. 373
- 27 السبخی فرقد بن یعقوب

Farqad bin Yaqoob al-Sabhi

28 الزهد، ص 265

Al-Zhud, p. 265

29 الذهبي، شمس الدين احمد بن محمد، تاريخ الإسلام (دار لغرب الإسلام: 2003) ج 3، ص 480

Al-Dhabi, Shams al-Din Ahmad bin Muhammad, Tarikh al-Islam (Dar al-Gharb al-Islam: 2003) Vol. 3, p. 480

30 الزهد، ص 83

Al-Zhud, p. 83

31 حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج 4، ص 38

Haliya al-Awliyyah Si Tabaqat al-Asfiyyah, Vol. 4, p. 38

ارمياء 22:3213

Ieremia 22:13

33 ايوپ 13:20-27

Ayub 27: 13-20

34 الزهد 44

Al-Zhud, p. 44

35 تاريخ الإسلام، ج 4، ص 1269

Tarikh al-Islam, vol. 4, p. 1269

36 أبو بكر بن أبي شيبة، المصنف في الأحاديث والآثار (مكتبة الرشيد: الرياض، 1409 هـ) ج 5، ص 209، 212، 215، 307.

Abu Bakr bin Abi Shaybah, Al-Musnaf Fi Ahadith Si Al-Athar (Muktaba al-Rashid: Al-Riyadh, 1409 AH), Vol. 5, pp. 209, 212, 215, 307.

37 الشيخ بن الجراح، الزهد لوكيع، (مكتبة الدار: المدينة المنورة، 1984) ص 735، 776، 809.

.Waqi' bin al-Jarrah, Al-Zuhd Luqi', (Muktaba Al-Dar: Al-Madinah Al-Munawarah, 1984) pp. 735, 776, 809

38 يشوع بن سيراخ 18:15

Yashu Bin Siragh 18:15

39 تبيين شرح 14:29

Tasniya Sharah 14: 29

يشوع بن سيراخ 28:404

Yashu Bin Siragh 28:4

41 ايوپ 4:8

Ayub 8:4

42 امثال 27:10

Umsaal 27:10

- 43 الزهد 88
- Al-Zhud, 88
- 44 مصنف ابن ابی شیبہ، ج 4، ص 539
- Musanif Ibn Abi Shaiba, Vol. 4, p. 539
- 45 الزهد، ص 302
- Al-Zhud, p. 302
- 46 الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء (موسمہ الرسالہ: 1985) ج 12، ص 152
- Al-Dhabi, Shams-ud-Din Muhammad bin Ahmad, Seer Al-Alam al-Nabula (Mussat al-Rasalat: 1985) vol. 12, p. 152
- 47 الزهد 86
- Al-Zhud, 86
- 48 حزقیال 33:8
- Ezechiel 33:8
- 49 المصنّف حجاج بن محمد أبو محمد
- al-Masisi Hajjaj ibn Muhammed Abu Muhammed
- 50 الزهد 45
- Al-Zhud, 45
- 51 یسوع بن سیراخ 2:28
- Yashu Bin Siragh 2:28
- 52 یسوع بن سیراخ 16:29-17
- Yashu Bin Siragh 29: 16-17
- 53 الزهد 71
- Al-Zhud, 71
- 54 تاریخ الاسلام، ج 4، ص 763
- Tareekh Al Islam, vol 4 p:763
- 55 طبرانی، سلیمان بن أحمد، مکرم الأخلاق (دار الکتب العلمیة: بیروت، لبنان، 1989) ص 325۔
- Tibrani, Sulaimani bin Ahamd, Makaram Al ikhlaq (dar ul Kitab Alilmia: Beirut, Libnan, 1989) p:325
- 56 لسان المیزان، ج 4، ص 337۔
- Lisan almezaan, vol 4, p:337
- 57 امثال 11:12
- Imsaal 11:12
- 58 امثال 14:12
- Imsaal 14:12
- 59 امثال 15:19
- Imsaal 15:19

- 60 يشوع بن سيراخ 14:29
Yashu Bin Siragh 14:29
- 61 يشوع بن سيراخ 38:23
Yashu Bin Siragh 23:38
- 62 احوار 18:25-19
Ahbaar 25: 18-19
- 63 الزهد 245
Al- Zhud 245
- 64 أبو الفداء زين الدين قاسم بن قطلوبغا، الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة (مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية: صنعاء، اليمن) ج 4، ص 91-
AbuiFidah, Zainuddin Qasim bin Qutlu, Bagha us Saqat, Mimmun lam yaqaah fil kutub us Sunnah (Markaz Annoman, lilbahoos waddirasaat al Islamia, Sunah, Yaman) vol. 4, p. 91
- 65 العقلائي، أبو الفضل أحمد بن علي، طبقات المدلسين تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس (مكتبة المنار: عمان، 1983) 47
Al-Asqalani, Abu al-Fazl Ahmad bin Ali, Tabaqat al-Mudlasin, Definiția lui Ahl al-Taqdis, Bamratb al-Musufin Baltdalis (Muktaba al-Manar: Amman, 1983) 47
- بشر بن الحارث بن عبد الرحمن بن عطاء 66
Bishr bin al-Harith bin Abd al-Rahman bin Ata
- خالد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد 67
Khalid bin Abd Allah bin Abd al-Rahman bin Yazid
- بيان بن بشر الأحمسي البجلي 68
Bayan bin Bishr al-Ahmsa al-Bajli
- 69 الزهد 14
Al- Zhud 14
- 70 لسان الميزان، ج 2، ص 373-
Lisan ul meezan, vol2 , p:373
- 71 يشوع بن سيراخ 27:29
Yashu Bin Siragh 27:29



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).